

(۱۱۸)

موقع کو ہاتھ سے جانے دینا رنج و اندوہ کا باعث ہوتا ہے۔

(۱۱۹)

دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے، جو چھونے میں نرم معلوم ہوتا ہے، مگر اس کے اندر زہر ہلاہل بھرا ہوتا ہے، فریب خوردہ جاہل اس کی طرف کھینچتا ہے اور ہوشمند و دانا اس سے بچ کر رہتا ہے۔

(۱۲۰)

حضرت سے قریش کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ: (قبیلہ) بنی مخزوم قریش کا مہکتا ہوا پھول ہیں، ان کے مردوں سے گفتگو اور ان کی عورتوں سے شادی پسندیدہ ہے، اور بنی عبد شمس دور اندیش اور پیٹھ پیچھے کی اوجھل چیزوں کی پوری روک تھام کرنے والے ہیں، لیکن ہم (بنی ہاشم) تو جو ہمارے ہاتھ میں ہوتا ہے اسے صرف کر ڈالتے ہیں اور موت آنے پر جان دینے میں بڑے جوانمرد ہوتے ہیں، اور یہ (بنی عبد شمس) گنتی میں زیادہ، حیلہ باز اور بد صورت ہوتے ہیں، اور ہم خوش گفتار، خیر خواہ اور خوبصورت ہوتے ہیں۔

(۱۲۱)

ان دونوں قسم کے عملوں میں کتنا فرق ہے: ایک وہ عمل جس کی لذت مٹ جائے لیکن اس کا وبال رہ جائے، اور ایک وہ جس کی سختی ختم ہو جائے لیکن اس کا اجر و ثواب باقی رہے۔

(۱۲۲)

حضرت ایک جنازہ کے پیچھے جا رہے تھے کہ ایک شخص کے بننے کی آواز سنی جس پر آپ نے فرمایا:

گویا اس دنیا میں موت ہمارے علاوہ دوسروں کیلئے لکھی گئی ہے، اور گویا یہ حق (موت) دوسروں ہی پر لازم ہے، اور گویا جن مرنے

(۱۱۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِضَاعَةُ الْفُرْصَةِ غُصَّةٌ.

(۱۱۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْحَيَّةِ، لَيِّنٌ مَّسْهًا، وَ السَّمُّ النَّاقِعُ فِي جَوْفِهَا، يَهْوِي إِلَىهَا الْغُرُّ الْجَاهِلُ، وَيَحْذَرُهَا ذُو اللَّبِّ الْعَاقِلُ!

(۱۲۰) وَهُدَيْلٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ:

أَمَّا بَنُو مَخْزُومٍ فَرِيحَانَةٌ قُرَيْشِي، تُحِبُّ حَدِيثَ رِجَالِهِمْ، وَ التِّكَاخَ فِي نِسَائِهِمْ. وَأَمَّا بَنُو عَبْدِ شَمْسٍ فَأَبْعَدُهَا رَأْيًا، وَأَمْنَعُهَا لِمَا وَرَاءَ ظَهْرِهَا. وَأَمَّا نَحْنُ فَأَبْذُلُ لِمَا فِي أَيْدِينَا، وَأَسْبَحُ عِنْدَ الْمَوْتِ بِنُفُوسِنَا. وَهُمْ أَكْثَرُ وَ أَمْكُرُ وَ أَكْرَهُ، وَ نَحْنُ أَفْصَحُ وَ أَنْصَحُ وَ أَصْبَحُ.

(۱۲۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

شَتَّانَ مَا بَيْنَ عَمَلَيْنِ: عَمَلٍ تَذْهَبُ لَذَّتُهُ وَ تَبْقَى تَبِعَتُهُ، وَ عَمَلٍ تَذْهَبُ مَوْتُهُ وَ يَبْقَى أَجْرُهُ.

(۱۲۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ تَبِعَ جَنَازَةً فَسَمِعَ رَجُلًا يَصْحَكُ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

كَانَ الْمَوْتُ فِيهَا عَلَى غَيْرِنَا كِتَبًا، وَ كَانَ الْحَقُّ فِيهَا عَلَى غَيْرِنَا وَجَبًا، وَ كَانَ الدُّمِيُّ

والوں کو ہم دیکھتے ہیں وہ مسافر ہیں جو عنقریب ہماری طرف پلٹ آئیں گے۔ ادھر ہم انہیں قبروں میں اتارتے ہیں ادھر ان کا ترکہ کھانے لگتے ہیں۔ گویا ان کے بعد ہم ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ پھر یہ کہ ہم نے ہر پند و نصیحت کرنے والے کو وہ مرد ہو یا عورت، بھلا دیا ہے اور ہر آفت کا نشانہ بن گئے ہیں۔

(۱۲۳)

خوشا نصیب اس کے کہ جس نے اپنے مقام پر فروتنی اختیار کی، جس کی کمائی پاک و پاکیزہ، نیت نیک اور خصلت و عادت پسندیدہ رہی، جس نے اپنی ضرورت سے بچا ہوا مال خدا کی راہ میں صرف کیا، بے کار باتوں سے اپنی زبان کو روک لیا، مردم آزاری سے کنارہ کش رہا، سنت اسے ناگوار نہ ہوئی اور بدعت کی طرف منسوب نہ ہوا۔

سید رضی کہتے ہیں کہ: کچھ لوگوں نے اس کلام کو اور اس سے پہلے کلام کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے۔

(۱۲۴)

عورت کا غیرت کرنا کفر ہے اور مرد کا غیور ہونا ایمان ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جب مرد کو چار عورتیں تک کرنے کی اجازت ہے تو عورت کا سوت گوارا نہ کرنا حلال خدا سے ناگواری کا اظہار اور ایک طرح سے حلال کو حرام سمجھنا ہے اور یہ کفر کے ہم پایہ ہے، اور چونکہ عورت کیلئے متعدد شوہر کرنا جائز نہیں ہے، اس لئے مرد کا اشتراک گوارا نہ کرنا اس کی غیرت کا تقاضا اور حرام خدا کو حرام سمجھنا ہے اور یہ ایمان کے مترادف ہے۔

مرد و عورت میں یہ تفریق اس لئے ہے تاکہ تولید و بقائے نسل انسانی میں کوئی روک پیدا نہ ہو، کیونکہ یہ مقصد اسی صورت میں بدرجہ اتم حاصل ہو سکتا ہے جب مرد کیلئے تعدد ازواج کی اجازت ہو، کیونکہ ایک مرد سے ایک ہی زمانہ میں متعدد اولادیں ہو سکتی ہیں اور عورت اس سے معذور و قاصر ہے کہ وہ متعدد مردوں کے عقد میں آنے سے متعدد اولادیں پیدا کر سکے۔ کیونکہ زمانہ حمل میں دوبارہ حمل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ اس پر ایسے حالات بھی طاری ہوتے رہتے ہیں کہ مرد کو اس سے کنارہ کشی اختیار کرنا پڑتی ہے۔ چنانچہ حیض اور رضاعت کا زمانہ ایسا ہی ہوتا ہے جس سے تولید کا سلسلہ رک جاتا ہے اور اگر متعدد ازواج ہوں گی تو سلسلہ تولید جاری رہ سکتا ہے، کیونکہ متعدد بیویوں میں سے کوئی نہ کوئی بیوی ان عوارض سے خالی ہوگی جس سے نسل انسانی کی ترقی کا مقصد حاصل ہوتا ہے گا، کیونکہ مرد کیلئے ایسے موانع پیدا نہیں ہوتے کہ جو سلسلہ تولید میں روک بن سکیں۔

نَرَى مِنَ الْأَمْوَاتِ سَفْرًا عَمَّا قَلِيلٍ إِيَّانَا رَاجِعُونَ، نُبَوِّئُهُمْ آجِدَاتِهِمْ، وَ نَأْكُلُ ثَرَاتِهِمْ، كَانْنَا مُخَلَّدُونَ بَعْدَهُمْ، ثُمَّ قَدْ نَسِينَا كُلَّ وَاعِظٍ وَ وَاعِظَةٍ، وَ رَمِينَا بِكُلِّ جَائِحَةٍ!.

(۱۲۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

طُوبَى لِمَنْ ذَلَّ فِي نَفْسِهِ، وَ طَابَ كَسْبُهُ، وَ صَلَحَتْ سَرِيرَتُهُ، وَ حَسَنَتْ خَلِيقَتُهُ، وَ أَنْفَقَ الْفُضْلَ مِنْ مَالِهِ، وَ أَمْسَكَ الْفُضْلَ مِنْ لِسَانِهِ، وَ عَزَلَ عَنِ النَّاسِ شَرَّهُ، وَ وَسَعَتْهُ السُّنَّةُ، وَ لَمْ يُنْسَبْ إِلَى الْبِدْعَةِ.

أَقُولُ: وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُنْسَبُ هَذَا الْكَلَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ كَذَلِكَ الَّذِي قَبْلَهُ.

(۱۲۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

غَيْرَةُ الْمَرْأَةِ كُفْرٌ، وَ غَيْرَةُ الرَّجُلِ إِيْمَانٌ.

اس لئے خداوند عالم نے مردوں کیلئے تعدد ازواج کو جائز قرار دیا ہے اور عورتوں کیلئے یہ صورت جائز نہیں رکھی کہ وہ بوقت واحد متعدد مردوں کے عقد میں آئیں۔ کیونکہ ایک عورت کا کبھی شوہر کرنا غیرت و شرافت کے بھی منافی ہے اور اس کے علاوہ ایسی صورت میں نسب کی بھی تمیز نہ ہو سکے گی کہ کون کس کی صلب سے ہے۔

چنانچہ امام رضا علیہ السلام سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ: کیا وجہ ہے کہ مرد ایک وقت میں چار بیویاں تک کر سکتا ہے اور عورت ایک وقت میں ایک مرد سے زیادہ شوہر نہیں کر سکتی؟۔

حضرت نے فرمایا کہ: مرد جب متعدد عورتوں سے نکاح کرے گا تو اولاد بہر صورت اسی کی طرف منسوب ہوگی اور اگر عورت کے دو یا دو سے زیادہ شوہر ہوں گے تو یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ کون کس کی اولاد اور کس شوہر سے ہے۔ لہذا ایسی صورت میں نسب مشتبہ ہو کر رہ جائے گا اور صحیح باپ کی تعیین نہ ہو سکے گی اور یہ امر اس مولود کے مفاد کے بھی خلاف ہوگا۔ کیونکہ کوئی بھی بحیثیت باپ کے اس کی تربیت کی طرف متوجہ نہ ہوگا جس سے وہ اخلاق و آداب سے بے بہرہ اور تعلیم و تربیت سے محروم ہو کر رہ جائے گا۔

☆☆☆☆☆

(۱۲۵)

میں ”اسلام“ کی ایسی صحیح تعریف بیان کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نے بیان نہیں کی: ”اسلام“ سر تسلیم خم کرنا ہے، اور سر تسلیم جھکانا یقین ہے، اور یقین تصدیق ہے، اور تصدیق اعتراف ہے، اور اعتراف فرض کی بجا آوری ہے، اور فرض کی بجا آوری عمل ہے۔

(۱۲۶)

مجھے تعجب ہوتا ہے بخیل پر کہ وہ جس فقر و ناداری سے بھاگنا چاہتا ہے اس کی طرف تیزی سے بڑھتا ہے اور جس ثروت و خوشحالی کا طالب ہوتا ہے وہی اس کے ہاتھ سے نکل جاتی ہے۔ وہ دنیا میں فقیروں کی سی زندگی بسر کرتا ہے اور آخرت میں دولت مندوں کا سا اس سے محاسبہ ہوگا۔

اور مجھے تعجب ہوتا ہے متکبر و مغرور پر کہ جو کل ایک نطفہ تھا اور کل کو مردار ہوگا۔

(۱۲۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا تُسَبَّرَنَّ الْإِسْلَامَ نِسْبَةً لَّمْ يَسُبَّهَا
أَحَدٌ قَبْلِي: الْإِسْلَامُ هُوَ التَّسْلِيمُ، وَ
التَّسْلِيمُ هُوَ الْيَقِينُ، وَ الْيَقِينُ هُوَ
التَّصَدِيقُ، وَ التَّصَدِيقُ هُوَ الْإِقْرَارُ، وَ
الْإِقْرَارُ هُوَ الْأَدَاءُ، وَ الْأَدَاءُ هُوَ الْعَمَلُ.

(۱۲۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَجِبْتُ لِلْبَخِيلِ يَسْتَعْجِلُ الْفَقْرَ
الَّذِي مِنْهُ هَرَبَ، وَ يَفْوُتُهُ الْغِنَى الَّذِي
إِيَّاهُ طَلَبَ، فَيَعِينُ فِي الدُّنْيَا
عَيْشَ الْفُقَرَاءِ، وَ يُحَاسِبُ فِي الْآخِرَةِ
حِسَابَ الْأَغْنِيَاءِ.

وَ عَجِبْتُ لِمُتَكَبِّرِ الَّذِي كَانَ بِالْأُمْسِ
نُطْفَةً وَ يَكُونُ عَدَا جِنْفَةً.

اور مجھے تعجب ہے اس پر جو اللہ کی پیدا کی ہوئی کائنات کو دیکھتا ہے اور پھر اس کے وجود میں شک کرتا ہے۔

اور تعجب ہے اس پر کہ جو مرنے والوں کو دیکھتا ہے اور پھر موت کو بھولے ہوئے ہے۔

اور تعجب ہے اس پر کہ جو پہلی پیدائش کو دیکھتا ہے اور پھر دوبارہ اٹھائے جانے سے انکار کرتا ہے۔

اور تعجب ہے اس پر جو سرائے فانی کو آباد کرتا ہے اور منزل جاودانی کو چھوڑ دیتا ہے۔

(۱۲۷)

جو عمل میں کوتاہی کرتا ہے وہ رنج و اندوہ میں مبتلا رہتا ہے، اور جس کے مال و جان میں اللہ کا کچھ حصہ نہ ہو اللہ کو ایسے کی کوئی ضرورت نہیں۔

(۱۲۸)

شروع سردی میں سردی سے احتیاط کرو اور آخر میں اس کا خیر مقدم کرو، کیونکہ سردی جسموں میں وہی کرتی ہے جو وہ درختوں میں کرتی ہے کہ ابتدا میں درختوں کو جھلس دیتی ہے اور انتہا میں سرسبز و شاداب کرتی ہے۔

وَ عَجِبْتُ لِمَنْ شَكََّ فِي اللَّهِ، وَ هُوَ يَرَى خَلْقَ اللَّهِ.

وَ عَجِبْتُ لِمَنْ نَسِيَ الْمَوْتَ، وَ هُوَ يَرَى الْمَوْتِ.

وَ عَجِبْتُ لِمَنْ أَنْكَرَ النَّشْأَةَ الْآخِرَى، وَ هُوَ يَرَى النَّشْأَةَ الْأُولَى.

وَ عَجِبْتُ لِعَاْمِرٍ دَارِ الْفِتَاءِ، وَ تَارِكِ دَارِ الْبَقَاءِ!

(۱۲۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ قَصَرَ فِي الْعَمَلِ ابْتُلِيَ بِالْهَمِّ، وَ لَا حَاجَةَ لِلَّهِ فِيمَنْ لَيْسَ لِلَّهِ فِي مَالِهِ وَ نَفْسِهِ نَصِيبٌ.

(۱۲۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تَوَقَّأُ الْبُرْدَ فِي أَوَّلِهِ، وَ تَلَقَّوهُ فِي آخِرِهِ، فَإِنَّهُ يَفْعَلُ فِي الْأَبْدَانِ كَفَعْلِهِ فِي الْأَشْجَارِ، أَوَّلُهُ يُحْرِقُ وَ آخِرُهُ يُورِقُ.

موسم خزاں میں سردی سے بچاؤ اس لئے ضروری ہے کہ موسم کی تبدیلی سے مزاج میں انحراف پیدا ہو جاتا ہے اور نزلہ و زکام اور کھانسی وغیرہ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ وجہ یہ ہوتی ہے کہ بدن گرمی کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں کہ ناگاہ سردی سے دوچار ہونا پڑتا ہے جس سے دماغ کے مسامات سکڑ جاتے ہیں اور مزاج میں برودت و میسوت بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ گرم پانی سے غسل کرنے کے بعد فوراً ٹھنڈے پانی سے نہانا اسی لئے مضر ہے کہ گرم پانی سے مسامات کھل چکے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ سرد پانی کے اثرات کو فوراً قبول کر لیتے ہیں اور نتیجہ میں حرارت غریزی کو نقصان پہنچتا ہے۔

البتہ موسم بہار میں سردی سے بچاؤ کی ضرورت نہیں ہوتی اور نہ وہ صحت کیلئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے، کیونکہ بدن پہلے ہی سے سردی کے عادی

ہو چکے ہوتے ہیں، اس لئے بہار کی معتدل سردی بدن پر ناخوشگوار اثر نہیں ڈالتی، بلکہ سردی کا زور ٹوٹنے سے بدن میں حرارت و رطوبت بڑھ جاتی ہے، جس سے نشوونما میں قوت آتی ہے، حرارت غریزی ابھرتی ہے اور جسم میں نمو، طبیعت میں شگفتگی اور روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح عالم نباتات پر بھی تبدیلی موسم کا یہی اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ موسم خزاں میں برودت و بیہوشی کے غالب آنے سے پتے مرجھا جاتے ہیں، روح نباتی افسردہ ہو جاتی ہے، چمن کی حسن و تازگی مٹ جاتی ہے اور سبزہ زاروں پر موت کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور موسم بہار ان کھلنے زندگی کا پیغام لے کر آتا ہے اور بار آور ہواؤں کے چلنے سے پتے اور شوگنے پھوٹنے لگتے ہیں اور شجر سبز و شاداب اور دشت و صحرا سبزہ پوش ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

(۱۲۹)

اللہ کی عظمت کا احساس تمہاری نظروں میں کائنات کو حقیر و پست کر دے۔

(۱۳۰)

صفین سے پلٹتے ہوئے کوفہ سے باہر قبرستان پر نظر پڑی تو فرمایا:

اے وحشت افزا گھروں، اجڑے مکانوں اور اندھیری قبروں کے رہنے والو! اے خاک نشینو! اے عالم غربت کے ساکنو! اے تنہائی اور الجھن میں بسر کرنے والو! تم تیز رو ہو جو ہم سے آگے بڑھ گئے ہو اور ہم تمہارے نقش قدم پر چل کر تم سے ملا چاہتے ہیں۔ اب صورت یہ ہے کہ گھروں میں دوسرے بس گئے ہیں، بیویوں سے اوروں نے نکاح کر لئے ہیں اور تمہارا مال و اسباب تقسیم ہو چکا ہے۔ یہ تو ہمارے یہاں کی خبر ہے، اب تم کہو کہ تمہارے یہاں کی کیا خبر ہے؟

پھر حضرت اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اگر انہیں بات کرنے کی اجازت دی جائے تو یہ تمہیں بتائیں گے کہ: ”بہترین زادراہ تقویٰ ہے۔“

(۱۲۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَظَمُ الْخَالِقِ عِنْدَكَ يُصَغِّرُ الْمَخْلُوقَ فِي عَيْنِكَ.

(۱۳۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ قَدْ رَجَعَ مِنْ صَفِّينَ، فَأَشْرَفَ عَلَى الْقُبُورِ بظَاهِرِ الْكُوفَةِ:

يَا أَهْلَ الدِّيَارِ الْمُوحِشَةِ، وَ الْمَحَالِّ الْمُغْفَرَةِ، وَ الْقُبُورِ الْمُظْلِمَةِ. يَا أَهْلَ التُّرْبَةِ، يَا أَهْلَ الْغُرْبَةِ، يَا أَهْلَ الْوَحْدَةِ، يَا أَهْلَ الْوَحْشَةِ، أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ سَابِقٌ، وَ نَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ لَاحِقٌ. أَمَّا الدُّرُ فَقَدْ سُبِكْتُمْ، وَ أَمَّا الْأَزْوَاجُ فَقَدْ نُكِحْتُمْ، وَ أَمَّا الْأَمْوَالُ فَقَدْ قُسِمَتْ. هَذَا خَبَرُ مَا عِنْدَنَا، فَمَا خَبَرُ مَا عِنْدَكُمْ؟.

ثُمَّ انْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ:

أَمَّا لَوْ أُذِنَ لَهُمْ فِي الْكَلَامِ لَأَخْبَرُوكُمْ: أَنَّ خَيْرَ الرِّادِ التَّقْوَى.